عفوو درگزر

عفوو درگزر ایک بہترین اخلاقی وصف ہے۔ اس سے دوستوں اور عزیزوں کی محبت بڑھتی ہے اور دشمنوں کی عداوت دور ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اس کی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جن صفات کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔ ان میں عفوو درگزر بھی شامل ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ (سورۃ آل عمران:134)

ترجمہ: اور دبا لیتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی شدید مخالفت کو دیکھ کر وادی طائف کا قصد کیا۔ تاکہ وہاں کے رہنے والوں کو دین اسلام کی دعوت دیں۔ طائف کے سرداروں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہنے کی بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت غیر مہذب اور ناشائستہ برتاؤ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے پتھر برسائے کہ آپؐ کا جسم مبارک لہولہان ہو گیا۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے خون سے بھر گئے اس موقع پر جبریل امین تشریف لائے اور انھوں نے عرض کیا ''اگر آپ حکم دیں تو طائف کے دونوں جانب کے پہاڑوں کو ملا دوں۔ تاکہ سرکش لوگ نیست و نابود ہو جائیں'' مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ انھیں معاف فرمایا بلکہ ان کے حق میں یہ دعا فرمائی۔ ''اے اللہ! ان کو ہدایت عطا فرما۔'' فتح مکہ کے موقع پر صحن کعبہ میں قریش مکہ کا اجتماع تھا، یہ وہ لوگ تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے منصوبے بناتے رہے تھے۔ انھوں نے کتنے ہی مسلمانوں کو شہید کر دیا تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو اتنی اذیتیں پہنچائی تھیں کہ انھیں مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنی پڑی۔ اب یہ لوگ خوف و دہشت کی تصویر بنے ہوئے تھے اور ڈر رہے تھے کہ نہ جانے اب ان سے کتنا شدید انتقام لیا جائے گا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف توجہ کی اور فرمایا: ''اے گروہ قریش! تم جانتے ہو میں تمھارے ساتھ کیا برتاؤ کرنے والا ہوں؟''

انہوں نے جواب دیا۔ ''آپ نیکی کا برتاؤ کریں گے۔ کیونکہ آپ خود مہربان ہیں اور مہربان بھائی کے بیٹے ہیں''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی۔

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ (سورۃ یوسف:92)

ترجمہ: کچھ الزام نہیں تم پر آج' بخشے اللہ تم کو اور وہ ہے سب مہربانوں کا مہربان۔

ذکر

ذکر کے معنی ہیں کسی کو یاد کرنا۔ دین کی اصطلاح میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے۔ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر ذکر الٰہی کی تلقین کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ○ (سورۃ الاحزاب:41)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کو بہت کثرت سے یاد کرو۔